وفاداری بشرطِ استواری اصلِ ایماں ہے

تاریخ انسانی میں آج سے چودہ سو برس پہلے ایک خوشگوار واقعہ رونما ہوا۔ دنیا نے دیکھا کہ ایک یتیم ﷺ جس کی جوانی مفلسی کے آغوش میں پرورش پائی ہے، عزم صالح لے کر اٹھتا ہے۔ لوگ اس کی قیادت اسکی غربت کے باعث قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ مگر وہ غریبوں کی صالح فوج تیار کرنے میں منہمک رہتا ہے۔ تاآنکہ سرمایہ دار دنیا کے قیصر و کسریٰ اس کے سامنے خاک چاٹنے لگتے ہیں۔ احرار کو غریب جماعت اور غریبوں کی نمائندہ ہونے کا دعویٰ ہے۔ مگر یاد رکھو! اس دعوے کے ساتھ پیغمبری وقت بھی آن پڑتا ہے۔ گزشتہ گیارہ برس کس مشکل سے گزرے۔ اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر غریبوں کی رہنمائی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ مگر سخت جانی اور سخت کوشی نے مکی زندگی کا دور ختم کر دیا۔ مگر اس اصل کو نہ بھولنا کہ ہم غریبی کے عزم اور اسی الزام کو لے کر اٹھے ہیں۔ ہم میں سے وہ غدار ہے جو کسی سرمایہ دار نظام سے مطمئن ہونے کی کوشش کرے۔

وقت آنے والا ہے جب ہماری قوت ایمان کا نئے اسلوب و عنوان سے امتحان ہو گا۔ رامزے میکڈانلڈ کی طرح غریب پارٹی سے غداری کر کے امراء کی استواری کا باعث نہ بننا۔ امراء کی جماعتوں میں شخصی سربلندی نصیب ہو سکتی ہے۔ یعنی رامزے میکڈانلڈ کی طرح وزارت عظمیٰ بھی مل سکتی ہے۔ لیکن غداری سے غریب جماعت کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ پس اپنی غریب جماعت سے وفاداری اول شرط ہے۔ سب کچھ ملے گا۔ بشرطیکہ خالص اللہ کی خوشنودی کے لیے غریب عوام کو سرمایہ داری کے غلط نظام سے آزاد کرانے کی کوششوں کو جاری رکھا جائے۔

غربت کتنی دل شکستہ اور کتنی نرم ہوتی ہے۔ مگر باوجود اسکے ہم نے ایک کٹھن منزل طے کر لی ہے۔ حوادث نے ہم کو شکار کرنا چاہا۔ مگر ہر بار ہم دام و دانہ سمیت صاف نکل گئے۔ کئی بھٹیوں میں پڑ کر نکلے۔ دنیا نے ہماری سخت جانی کی مجبوراً داد دی۔ ہماری ایک مجاہدانہ تاریخ اور جماعتی فلاسفی طے ہو گئی ہے۔ اور یہ وقت اس تاریخ اور فلاسفی کی تربیت و تدوین کا ہے۔

خطبہ صدارت

ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس قصور ۲ دسمبر ۱۹۴۱ء